خیبر پختونخوا میڈیکل کالج اور حیات شہید تدریسی ہسپتال کو (دائرہ اختیار میں لینے کا) قانون مجریہ ۱۹۷۵ء.

خیبر پختونخوا قانون نمبر ۲۶ آف ۱۹۷۵ء.

تاریخ یکم اگست، ۱۹۷۵ء.

ایک قانون.

تمہید.

دفعات.

۱) مختصر عنوان حد اطلاق و نفاذ.

۲) تعریفات.

۳) کالج کی ذمہ داریاں سنبھالنا.

۴) اثاثہ جات اور ادائیگیوں کو منتقل کرنا.

۵) منتقلی ملازمین.

۶) کمیٹی کی تشکیل برائے حل کرنے اثاثہ جات و ادائیگیاں.

۷) ضمانت نقصان.

۸) رفع مشکلات.

۹) شرائط ہذا دیگر قوانین کا ناسخ ہوگا.

۱۰) اختیار برائے قواعد و ضوابط.

۱۱) منسوخی.

خیبر پختونخوا میڈیکل کالج اور حیات شہید تدریسی ہسپتال کو (دائرہ اختیار میں لینے کا) قانون مجریہ ۱۹۷۵ء.

خیبر پختونخوا قانون نمبر ۲۶ آف ۱۹۷۵ء.

تاریخ یکم اگست، ۱۹۷۵ء.

ایک قانون.

دیباچہ.

ہرگاہ کہ یہ قرین مصلحت ہے. کہ حکومت خیبر پختونخوا کا خیبر میڈیکل کالج اور حیات شہید تدریسی ہسپتال کو اپنے دائرہ اختیار میں لینے کے لیے قانون مہیا کرنے کے لیے بذریعہ ہذا خیبر میڈیکل کالج اور حیات شہید ٹیچنگ ہسپتال پشاور کے تدریس کے معیار اور اسکے انتظامیہ کی بہتری کے لیے قانون مہیا کیا جائے.

مندرجہ ذیل قانون وضع و نافذ کرتے ہیں.

۱. __مختصر عنوان، حد اطلاق و نفاذ:__

(۱) آرڈیننس ہذا صوبہ خیبر پختونخوا میڈیکل کالج اور حیات شہید تدریسی ہسپتال کا (دائرہ اختیار میں لینے کا) قانون مجریہ ۱۹۷۵ء کے نام سے موسوم ہوگا.

(۲) یہ یکم جولائی ۱۹۷۵ء سے نافذ العمل ہوگا.

۲۔ تعریفات:

آرڈیننس ہذا میں بجز اس کے متن یا سیاق میں کوئی امر اسکے منافی ہو۔

(الف) ''کالج'' کالج سے مراد خیبر میڈیکل کالج پشاور اور بشمول حیات شہید تدریسی ہسپتال پشاور ہوگا۔

(ب) ''حکومت'' حکومت سے مراد حکومت خیبر پختونخوا ہوگا۔

(ج) ''نافذ کرنا یا مقرر کرنا'' سے مراد وہ احکامات/رولز جو آرڈیننس ہذا کے تحت بنائے گئے ہے۔

(د) ''املاک'' سے مراد وہ رہائش والی جگہ جسے یونیورسٹی نے ملازمین کے لیے مہیا کی ہو اور کالج ملازمین کے قبضے میں تھے جب یہ قانون نافذ العمل ہو رہا تھا۔

(ذ) ''یونیورسٹی'' سے مراد پشاور یونیورسٹی ہے/ہوگا۔

۳۔ کالج کی ذمہ داریاں سنبھالنا:

اس قانون کے نافذ العمل ہونے کے بعد کالج ہذا کو تبدیل کیا جاتا ہے اور حکومت کے دائرہ اختیار میں دیا جاتا ہے۔

۴۔ اثاثہ جات و ادائیگیوں کی منتقلی:

کالج کے تمام حقوق، املاک، اثاثہ جات، ادائیگیاں، واجبات اور فرائض اور وہ تمام کام اور چیزیں جو کرنے ہے اور وہ تمام مقدمات اور کاروائیاں جو کالج نے کی ہے یا کالج کے خلاف کی گئی ہے کو تصور کیا جائے گا کہ یہ تمام حقوق، املاک، اثاثہ جات، ادائیگیاں، واجبات، فرائض اور وہ تمام کام اور چیزیں جو کرنے ہیں اور تمام مقدمات اور کاروائیاں جو حکومت نے کی ہے، حکومت کے خلاف کی ہے۔

۵. تبادلہ ملازمین رمنتقلی ملازمین:

اس قانون کے عمل میں آنے کے بعد تمام ملازمین جو کالج ہذا کے ملازمین تھے کو منتقل کئے جاتے ہیں بطور سرکاری ملازمین ان تمام قواعد وضوابط پر جو مقرر کئے گئے ہیں.

مگر شرط یہ ہے کہ تبدیلی حالات جو قواعد وضوابط مہیا کرے کسی بھی صورت ان قواعد وضوابط سے کم تر نہ ہونگے جو اس قانون کے نافذ العمل ہونے سے پہلے یونیورسٹی نے مہیا کئے تھے.

ایک اور شرط یہ ہے کہ تمام ملازمین کو حق حاصل ہوگا کہ وہ ملازمت یونیورسٹی کو جاری رکھے مگر یہ اس قانون کے نافذ العمل ہونے کے بعد چار ماہ کے اندر اس قانون میں دیئے گئے شیڈول کے مطابق کریں اور مذکور ملازمین، ملازمت اختیار کرے تو ملازمت جو یکم جولائی ۱۹۷۵ء سے یونیورسٹی کے منتقل ہونے تک کے ملازمت کو تصور کیا جائے گا تصور کیا جائے گا کہ یہ تمام ملازمت ملازمین نے یونیورسٹی کے اندر کی ہے.

مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ اختیار استعمال کردے تو یہ آخری تصور ہوگا.

۶. تشکیل کمیٹی برائے حل کرنے مسائل اثاثہ جات وواجبات:

(۱) جلد از جلد ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو مشتمل بر چار ممبران ہوگی جس میں دو ممبر، حکومت اور دو ممبر ز وائس چانسلر یونیورسٹی چنے گی جو کہ تصفیہ اور بندوبست کرے گا یونیورسٹی اور حکومت کے درمیان ان تمام مسائل کے حقوق، املاک، اثاثہ جات، بقایا جات اور فرائض جو یونیورسٹی کے پاس تھے متعلقہ کالج کی نسبت،

(۲) جہاں کمیٹی اتفاق رائے سے کسی امر کے متعلق جو کہ تحتی دفعہ ۶ (۱) میں دیئے گئے ہیں سفارشات دے گی تو حکومت پابند ہوگی کہ ان سفارشات کے مطابق حکم کرے، اگر کمیٹی مذکور کوئی معاملہ اتفاق رائے سے حل نہ کریں متعلق امر جو اوپر دیئے گئے ہیں تو حکومت متعلقہ امر حوالہ ثالث کرے گی جس کو چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ متعین کرے گا اور دونوں فریق پابند ہوں گے کہ وہ ثالث کے فیصلے کو مان لے.

۷۔ ضمانت نقصان:

حکومت یا کوئی بندہ جو اچھی نیت سے کوئی کام کریں یا کوئی کام اس قانون کے مطابق کرے تو اسکے صرف کسی قسم کی کوئی مقدمہ، استغاثہ یا کوئی بھی قانونی کاروائی عمل میں نہ لائے جائی گی۔

۸۔ رفع مشکلات:

اس قانون کو نافذالعمل میں رکھنے کے لیے حکومت اگر ضروری تصور کریں تو مندرجہ ذیل کام کر سکتی ہے۔

(الف) کہ ان تمام مشکلات کو حل کریں جو کالج کو حکومت کی طرف منتقل کرنے کے لیے ضروری ہے۔

(ب) اور مسائل جو کہ تتمہ یا اتفاقی ہو یا نتیجے کے طور پر ہو، کالج کی منتقلی کیساتھ۔

۹۔ شرائط ہذا دیگر قوانین کا ناسخ ہوگا۔

یہ قانون موثر ہوگا باوجود یہ کہ کسی دیگر نافذ الوقت قانون میں کوئی امر درج ہو۔

۱۰۔ اختیار برائے قواعد وضوابط:

گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ ہو کوئی بھی قواعد وضوابط بنائے جو اس امر کے مقاصد کو پورا کرتیں۔,

۱۱۔ منسوخی:

شمالی مغربی صوبہ سرحد خیبر میڈیکل کالج اور حیات شہید تدریسی ہسپتال آرڈیننس ۱۹۷۵ء کو بذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔